ایم ایم ای آر سی

تعارف ودستورالعمل

مرکزالمعارف

ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر (ایم ایم ای آر سی)

Registration No. 1685 and F-26671 (Mumbai), 2003

پتہ: پاٹلی پترانگر (مسجد)، اوشیوارہ، نیولنک روڈ، جوگیشوری ویسٹ، ممبئی-102

Tel: +91 22-26798538/26771618

E-mail: manager@markazulmaarif.org Web: www.mmerconline.com

چیئرمین کا پیغام

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

آج ہمیں یہ پیغام دیتے ہوئے انتہائی مسرت ہورہی ہے کہ مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی نے تمام نشیب وفراز اور ناگفتہ بہ حالات سے گزر کر اپنے پچیس سالہ کامیاب اور تاریخی سفر کی تکمیل کرتے ہوئے اس زریں موقع کو یادگار بنانے کے لئے (اکتوبر 2019) نئی دہلی میں سلور جبلی تقریب منعقد کی ہے۔ یقینا اس منفرد ادارے کے کامیاب سفر کا سہرا اکابر علماء اور نابغہ روزگار ہستیوں کی آہ سحر گاہی اور مخلص احباب کی سعی پیہم کا نتیجہ ہے جنہوں نے مشکل حالات میں بھی اس ادارے کے سفر کو جاری رکھنے میں بھرپور تعاون پیش کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد انگریزوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اسلام کی صاف وشفاف پیشانی کو مسخ کیا جانے لگا تھا، علمائے امت اور جدید تعلیم یافتہ دانشوران کے درمیان ایک طرح کی خلیج حائل ہوگئی تھی۔ چنانچہ وقت کی نزاکت وضرورت کے پیش نظر اکابر علماء کے مشوروں سے مرکز المعارف، ہوجائی آسام نے 1994 میں دہلی کے اندر اس انقلابی ادارے کی داغ بیل ڈالی؛ جس کا مقصد مدارس اسلامیہ کے فضلاء کو انگریزی زبان وادب اور عصر حاضر کے تقاضوں سے واقف کرنا، جدید ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاکر اسلام کی صحیح نمائندگی اور اس کی ترویج واشاعت کرنا نیز علمائے دین اور جدید تعلیم یافتگان کے درمیان موجود خلا کو پر کرنا ہے۔

آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیلے مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر کے درخشندہ ستاروں اور اسلام کی آبیاری کے تئیں ان کی گراں قدر خدمات پر جب ہم ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے دل فرحت وانبساط سے موجزن ہوکر بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوجاتے ہیں۔ یقیناً یہ ہماری سعادت مندی ہے کہ انحائے عالم میں شمع اسلام کو روشن کرنے کا جو خواب بانی دارلعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور ان کے رفقاء کار نے دیکھا تھا ہم اسے شرمندہ تعبیر کرنے میں اپنا حقیر سا حصہ پیش کررہے ہیں۔

اجمل خاندان کے زیر نگرانی چلنے والی یہ انقلابی تحریک مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی یا آسام میں چلنے والی اس جیسی دیگر سماجی، تعلیمی اور رفاہی خدمات میں ہمیشہ سے ہندو بیروں ہند کے محبین ومخلصین حضرات اور تجارتی اداروں کی قابل قدر شرکت رہی ہے۔

ہمیں قوی امید ہے کہ ہمارے دوست واحباب اور مخیرین امت اپنی مخلصانہ دعاؤں اور مالی تعاون کے ذریعہ ہمارے اس عالمی، مثالی مشن کی کامیابی اور ترقی میں بھی حسب سابق اپنا حصہ ضرور پیش کرتے رہیں گے۔ اب تک جن حضرات نے جس طرح بھی اس مقصد کی تکمیل کے لئے تعاون کیا ہے، ہم تہہ دل سے ان کے ممنون ومشکور ہیں۔ ہمیں اس ادارہ سے قوی امید ہے کہ مستقبل میں بھی یہ ہمیں باہم متحد ہوکر امت کی بہتری اور تحفظ کے لئے خدمت کے مواقع فراہم کریگا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ

فقط والسلام

محمد بدرالدین اجمل

بانی وچیئرمین مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی

رکن مجلس شوریٰ دارلعلوم دیوبند، ممبر پارلیمینٹ (لوک سبھا)، ہی ای او اجمل سی ایس آر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایم

تعارف

مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی

ایم

جدید ہندوستان میں جہاں ہر طرف تمام تر کوتاہیوں کے باوجود عصری علوم کے تعلیمی مراکز میں تعلیمی ترقی کی بات ہو رہی ہے، اعلیٰ ٹکنالوجی میں عالمی معیار پر کھرا اترنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور سب سے بڑھ کر تعلیمی میدان میں یکساں مواقع فراہم کرنے کی بات ہو رہی ہے وہیں ملک کے طول وعرض میں پھیلے لاکھوں مدارس کی جدید کاری کی بھی بات زوروں پر ہے۔ لیکن اس اہم مسئلہ پر علمائے کرام اور دانشورانِ عظام کے درمیان جدید کاری کے تصور میں واضح فرق موجود ہے۔ معزز علماء جہاں زمانۂ حال کے تقاضوں کے مطابق مدارس کے موجودہ نصاب میں ایک حد تک حذف واضافے کی وکالت کرتے ہیں وہیں جدید تعلیم یافتہ دانشوران مدارس کو جدید ٹکنالوجی سے مکمل طور پر ہم آہنگ کرنے کی بات کرتے ہیں۔ اس نظریاتی جنگ میں دونوں طرف سے کچھ کوششیں ہوئی ہیں، جن میں سے اکثر کوششیں ناکام ہوگئیں لیکن کچھ کامیابی سے ہمکنار بھی ہوئیں، انہی کامیاب کوششوں میں سے ایک کوشش مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر (ایم ایم ای آر سی) کے ذریعہ فضلائے

ای

مدارس کے لئے دوسالہ ڈپلوما ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر (ڈی ای ایل ایل) کورس کا متعارف کرایا جانا ہے۔

ایم ایم ای آر سی کا قیام

آر

مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر کا قیام ممتاز عالم دین اور رکن پارلیمنٹ مولانا بدر الدین اجمل القاسمی نے 1994 میں دہلی کے اندر مشہور رفاہی تنظیم مرکز المعارف جو اجمل سی ایس آر کا ایک حصہ ہے کے پلیٹ فارم سے قائم کیا تھا (بعد میں اس ادارہ کو ممبئی منتقل کر دیا گیا) جس کا مقصد ہندستان بھر کے فضلائے مدارس کو، جو دینی علوم میں مکمل دستگاہ رکھنے کے باوجود عموماً انگریزی زبان وادب سے ناآشنا ہوتے ہیں، اس عالمی زبان کی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے تاکہ وہ عصر حاضر کے چیلنجوں کو بخوبی سمجھ سکیں اور مثبت وتعمیری انداز میں ان کا مقابلہ کرنے کے اہل ہوسکیں۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ علمائے امت ملت اسلامیہ کے حقیقی محافظ ہیں، ان کی بے پایاں سعی پیہم اور بے لوث خدمات ہی کا نتیجہ ہے کہ سرزمین ہند پر آج بھی اسلامی تشخص پوری طرح محفوظ اور ترقی پذیر ہے، مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد اگر علماء نہ ہوتے تو شاید اغیار کی تہذیب مسلمانوں کی شناخت اور ان کی تہذیب وثقافت کو اپنے چپیٹ میں لے لیتی، کیونکہ مجموعی طور پر مسلمانوں کی بقا اور ترقی ان کی بہترین حکمت عملی اور مذہبی وروحانی پیشواؤں کی آفاقی سوچ پر منحصر ہے۔ اس تناظر میں موجودہ صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لئے مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر کے قیام کی اہمیت دوچند ہوجاتی ہے۔

سی

ایم ایم ای آر سی کے اغراض ومقاصد

بانی ادارہ حضرت مولانا بدر الدین اجمل القاسمی کے مطابق: ”اس کورس کے بنیادی مقاصد میں سے اسلام کی صحیح ترجمانی اور قرآن وسنت کی صحیح تصویر پیش کرنا ہے ساتھ ہی ساتھ انگریزی زبان جاننے والوں کو انہیں کی زبان میں محاسنِ اسلام بتلانا ہے۔ اس ادارے کے ذریعہ علماء میں سے انگریزی زبان میں بہترین مترجم، مصنف اور میدان

صحافت کے لئے قابل رجال کار تیار کرنا ہے۔اسی وجہ سے اس ادارہ میں فصیح وبلیغ انگریزی زبان سکھانے کے ساتھ ساتھ دل کی دنیا اور نیتوں کو درست کرانے پر مکمل توجہ دی جاتی ہے، کیونکہ تبھی دل کی ترجمان زبان سے دلوں کو فتح کرنا ممکن ہے۔تجربہ ہے کہ جب یہ فضلاء اخلاقیات کے زیور سے مزین ہوکر اور رضائے الٰہی کی نیت لیکر عملی میدان میں جاتے ہیں تو اپنے اپنے اعتبار سے انقلابی کارنامہ انجام دیتے ہیں۔"الحمدللہ، اکابر کے ذریعہ کچھ فضلائے مدارس کو انگریزی زبان سے لیس کرنے کا فیصلہ ایک تاریخ ساز فیصلہ ثابت ہوا جسے اب ارباب حل وعقد ایک کامیاب تعلیمی تحریک گردانتے ہیں۔چنانچہ عالمی شہرت یافتہ اسکالر پروفیسر اختر الواسع صاحب، صدر مولانا آزاد یونیورسیٹی، جودھپور اپنے ایک فکر انگیز مضمون میں لکھتے ہیں۔"دارالعلوم دیوبند کے طلباء کو تو انگریزی سے نابلد تصور کیا جاتا تھا، لیکن جب مولانا بدرالدین اجمل کے ذریعے فضلاء کو انگریزی زبان سکھانے کی ایک چھوٹی سی سعی کی گئی اور بعد میں خود دارالعلوم میں بھی انگریزی کا شعبہ کھل گیا تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑی تعداد فضلاء کی تیار ہوگئی جنہیں انگریزی زبان پر عبور حاصل ہے اور وہ ملک و بیرونِ ملک انگریزی زبان کے دم پر ہی نمایاں مقام حاصل کر چکے ہیں۔"(روزنامہ راشٹریہ سہارا 31 / دسمبر 2016) ایک موقع سے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر اور دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے ناظم حضرت مولانا سید رابع حسنی ندوی صاحب نے مرکز المعارف کے نظام کے بارے میں فرمایا:"یہ ادارہ عصرِ حاضر کے تقاضے کے مطابق کام کر رہا ہے، اس کے لئے میرے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔"(مجلس جوگیشوری، ممبئی 2017)

اپنے مقصد کے مطابق ایم ایم ای آر سی نے صحافت میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔عالمی معیار کا انگریزی رسالہ ایسٹرن کریسنٹ اس کی ایک مثال ہے۔مشہور نیوز پورٹل ملت ٹائمز سے بات کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب نے ایسٹرن کریسنٹ کے بارے میں فرمایا:"دارالعلوم دیوبند صرف اس احاطے کے نام نہیں ہے بلکہ دارالعلوم ایک مرکز ہے اور اس سے فیض یافتہ طلبہ ہر محاذ پر کام کر رہے ہیں، بھلے ہی دارالعلوم دیوبند سے براہ راست کوئی انگریزی میگزین نہیں نکل رہی ہے لیکن مرکز المعارف ممبئی سے الحمدللہ دارالعلوم کے فضلاء انتہائی معیاری انگریزی میگزین نکال رہے ہیں۔"(ملت ٹائمز 17 / اپریل 2017)

ایم ایم ای آر سی کا تعلیمی معیار

ابتداء دیدہ ور ماہر تعلیم علماء اور پروفیسر حضرات کے تعاون اور مشورے سے ایک تین سالہ جامع نصاب تیار کیا گیا تھا جو مزید ترمیم کے بعد دو سالہ کر دیا گیا ہے۔بحمداللہ یہ کورس بانیین کے توقعات پر پورا اترا اور ابتدائی سالوں میں ہی انگریزی زبان وادب میں ماہر علماء کی ایسی کھیپ تیار ہوئی جس نے مختلف میدانوں میں ملک و بیرون ملک اپنی خدمات سے قوم کا دل جیت لیا اور آج بھی ادارہ اپنے مقصد میں تن دہی کے ساتھ مصروف ہے اور اس کے فضلاء کی خدمات روز افزوں ہیں۔اپنی وضع قطع اور اسلامی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے امریکہ، برطانیہ، افریقہ اور دیگر ممالک نیز اندرون ملک علماء کے اس طبقہ کی مساعی قابل ستائش ہیں اور مدارس، مساجد، اسکول، کالج، یونیورسٹی، دعوت وتبلیغ، سیاست، صحافت، تجارت اور دیگر شعبہائے حیات میں یہ قوم وملت کی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مرکز المعارف اور اس سے ملحقہ اداروں کی معیارِ تعلیم کو سراہتے ہوئے علماء کے درمیان انگریزی زبان میں قومی سطح کے مسابقہ کو سننے کے بعد مشہور ماہر تعلیم جناب ڈاکٹر ظہیر قاضی صاحب، صدر انجمنِ اسلام ممبئی نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا:"جس معیار کی انگلش آج ہم نے ان ڈپلوما ان انگلش کے طلبہ میں دیکھی ہے وہ معیار ڈپلوما کا نہیں بلکہ پوسٹ گریجویشن کا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء کبھی بھی دقیانوس نہیں رہے اور آج کی اس علمی مجلس میں پیش کردہ ہر تقریر سے اسی بات کا ثبوت ملا۔"(روزنامہ سہارا 20 / فروری 2015 ممبئی)

ایم ایم ای آر سی سے ملحق ادارے

یہ بات ذہن نشیں رہے کہ جب ہم علمائے کرام کے لئے اعلیٰ عصری علوم کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد تمام نہیں بلکہ چند منتخب فضلاء ہوتے ہیں۔علماء کے لئے

ایم

انگریزی زبان کا سیکھنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے جسے ہمارے اکابر نے سوسال پہلے ہی محسوس کرلیا تھا۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند کے مطابق ۱۳۱۸ھ ہی میں دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ نے اس قرارداد کو منظوری دے دی تھی کہ یہاں کے فضلاء کو وظیفہ دیکر انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یونیورسیٹی بھیجا جائے گا اور انٹر پاس وگریجویٹ طلباء کو وظیفہ دیکر یہاں عربی کی تعلیم دی جائے گی۔ لیکن مالیات کی عدم فراہمی کی وجہ سے اس وقت اس کام کو انجام نہیں دیا جاسکا۔ (تاریخ دارالعلوم ج:1،ص:206) لیکن بعد میں علماء کو انگریزی تعلیم سے آراستہ کرنے کے اس خواب کو حضرت مولانا بدرالدین اجمل صاحب نے مرکز المعارف کے ذریعہ شرمندہ تعبیر کیا جو کہ دارالعلوم کے مجلس شوریٰ کے رکن بھی ہیں۔ مرکز المعارف کا یہ پروگرام اتنا کامیاب اور مقبول ہوا کہ قلیل عرصے میں ملک کے گوشے گوشے میں اسی نہج پر فضلائے مدارس کے لیے انگریزی تعلیم کے اداروں کا جال سا بچھ گیا۔ فی الحال ملحق اداروں کے تعداد آٹھ ہے جو ممبئی (مہارشٹر)، انکلیشور (گجرات)، ہوجائی (آسام)، مظفرآباد (یوپی)، حیدرآباد (تلنگانہ)، رام نگر (کرناٹک)، ہاوڑہ (بنگال) اور ہریدوار (اتراکھنڈ) میں فضلائے مدارس کے لئے قابلِ قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تمام ادارے انتظام وانصرام میں خودکفیل ہونے کے باوجود نصاب تعلیم اور تربیتی پروگرام میں مرکز سے ہم آہنگ ہیں اور باہمی اتحاد وتعاون سے ان کی کارکردگی کو مزید تقویت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ آج مرکز المعارف کا ڈپلوما کورس ملک کے ۱۲/شہروں میں مختلف اداروں کے ذریعہ بھی چلایا جارہا ہے، جن میں دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم وقف دیوبند بھی شامل ہیں۔ مزید براں ملحق اداروں کے قیام کا سلسلہ بھی مسلسل جاری ہے۔

ایم

شعبہ تصنیف وترجمہ

ای

مرکز المعارف پچھلے پچیس سالوں سے فضلائے مدارس کی ایک بڑی تعداد کو نہ صرف انگریزی زبان وادب اور جدید علوم سے آراستہ کرکے انسانی برادری کے ارتقا اور استحکام کے لیے ایک عظیم سرمایہ فراہم کرنے میں مصروف ہے، بلکہ مختلف دینی، ملی اور سماجی موضوعات پر ترجمے اور تحقیق کے ذریعے انگریزی زبان میں معتدل، وقیع اور قابل اعتماد لٹریچر تیار کرنا بھی اس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ چنانچہ اب تک مرکز المعارف کے پلیٹ فارم سے سو سے زائد کتابیں نشر ہوچکی ہیں۔ لیکن اب اس مقصد کی تکمیل کے لیے مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سنٹر نے دہلی کی سرزمین پر باضابطہ اپنا برانچ قائم کیا ہے جس کے تحت منصوبہ بند طریقے سے انگریزی زبان میں دینی اور سماجی لٹریچر تیار کیا جارہا ہے۔ سابق نائب صدر جمہوریہ ہند عالی جناب حامد انصاری صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر مرکز المعارف کی حالیہ تین مطبوعات کا اپنے ہاتھوں سے اجراء کرتے ہوئے مرکز المعارف کے طریقۂ تعلیم اور اس کی حصولیابیوں کو بھرپور سراہتے ہوئے ’’علماء کو انگریزی زبان سے آراستہ کرنے کو ایک انقلابی کارنامہ‘‘ قرار دیا۔ (روزنامہ انقلاب دہلی، 14/دسمبر 2016)

آر

ایم ای آر سی کے دیگر شعبہ جات

سی

30 اسباق پر مشتمل انگلش کورس برائے حفاظ وائمہ مساجد آن لائن دارالافتا* شعبہ دعوت وتبلیغ* سوشل میڈیا ڈیسک*
ایسٹرن کریسنٹ مرکز میڈیا اینڈ پبلیکیشنز* شعبہ خدمت خلق* لائبریری* مکتب*

طریقہ داخلہ برائے ڈی ای ایل ایل کورس

عموماً مرکز المعارف اور اس سے ملحق اداروں میں دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء لکھنؤ، مظاہر العلوم سہارنپور اور ہندوستان بھر کے مستند اداروں سے فارغ دوسو طلبا زیرِ

تعلیم ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس کورس میں داخلہ کے لئے کسی بھی مستند مدرسہ سے سندِ فضیلت حاصل کرنا ضروری ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ کے لیے مدارس کے تعلیمی سال کے اختتام پر ماہ رجب میں داخلہ امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ امتحانات دو مرحلوں میں انجام پذیر ہوتے ہیں۔ پہلا مرحلہ تحریری امتحان کا ہے جس میں تفسیر، حدیث، فقہ، عربی ادب، عربی و اردو انشا پردازی، معلومات عامہ اور ابتدائی انگریزی کے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ بعد ازاں تحریری امتحان میں کامیاب طلبہ کا مذکورہ مضامین اور دیگر امور میں تقریری امتحان لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ میں سے مطلوبہ تعداد کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔

ایم

قواعد داخلہ

ایم

برائے دوسالہ ڈپلومہ اِن انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر (ڈی ای ایل ایل) کورس

کورس کے اہم مقاصد یہ ہیں:

ای

۱ دینی مدارس اور جامعات سے فارغ التحصیل طلبہ کو انگریزی زبان و ادب، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی تعلیم دینا۔
۲ انگریزی زبان میں تحریر اور تقریر کے ذریعہ دین اسلام کا دفاع اور تبلیغ و اشاعت کرنا۔
۳ انگریزی صحافت میں معتبر اور باصلاحیت علماء کی ٹیم تیار کرنا۔
۴ علماء کا ایک ایسا گروپ تیار کرنا جو وقت اور ملت کے تقاضوں سے ہم آہنگ اور جدید طریقہ تحقیق و تصنیف پر قادر ہو۔
۵ ایسے علماء تیار کرنا جو وقت کے تقاضوں کے مطابق تعلیمی، سماجی، ملّی اور مذہبی میدانوں میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔

آر

ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر کا نصاب

ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر دو سالہ کورس ہے۔ سال اول میں انگریزی زبان پر تحریراً و تقریراً توجہ دی جاتی ہے جبکہ دوسرے سال میں زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی ادب، عربی انگلش ترجمہ اور کمپیوٹر و انٹرنیٹ پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سی

نصاب برائے سالِ اول:

۱۔	انگلش ٹیکسٹ بک	(پہلی کلاس سے دسویں تک)
۲۔	انگلش گرامر اور انشاء	(گرامر، انشاء، خطوط، درخواست)
۳۔	ترجمہ	(انگلش-اردو-اردو-انگلش)
۴۔	دعوہ اسٹڈیز	(اسٹڈیز اِن اسلام، قرآن کریم کی منتخب سورتیں، آیتیں اور منتخب احادیث مع انگلش ترجمہ)

ایم

۵۔ انگلش ہینڈ رائٹنگ (تحریری مشق)
۶۔ اسپوکن انگلش (تقریر، مکالمہ، مباحثہ، بات چیت، ترجمانی)
۷۔ جنرل اسٹڈیز (حساب، جغرافیہ، سائنس)
۸۔ مطالعہ (انگریزی زبان میں متوسط ضخامت (۱۵۰-۱۰۰ صفحات) کی دو کتابیں)

نصاب برائے سال دوم:

ایم

۱۔ انگلش ٹیکسٹ بک (گیارہویں کلاس سے بی اے تک)
۲۔ انشاء و مضمون نگاری (اسلامی، معاشرتی، سیاسی وغیرہ)
۳۔ انگلش عربک ترجمہ (انگلش-عربی، عربی-انگلش)
۴۔ انگلش اردو ترجمہ (انگلش اردو، اردو انگلش)
۵۔ دعوہ اسٹڈیز (اسٹڈیز ان اسلام، مختلف ادیان و سماجیات کا تقابلی مطالعہ اور مذہب اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات اور جوابات پر منتخب محاضرات)

ای

۶۔ اسپوکن انگلش (تقریر، مکالمہ، مباحثہ، بات چیت، ترجمانی)
۷۔ عربی بول چال (تقریر، مکالمہ، مباحثہ، بات چیت، ترجمہ)
۸۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ (DTP, Photoshop, Internet etc.)
۹۔ جنرل اسٹڈیز (جغرافیہ، سائنس، سیاسیات، معاشیات اور عام معلومات)
۱۰۔ مطالعہ (انگریزی زبان میں متوسط ضخامت (۲۵۰-۲۰۰ صفحات) کی دو کتابیں)

آر

تدریسی طریقۂ کار:

مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر اور اس سے منسلک اداروں میں تدریسی سال کا آغاز دس شوال سے ہو کر پچیس شعبان کو ختم ہوتا ہے۔ دورانِ سال سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات اور ماہانہ ٹیسٹ بھی ہوتے ہیں۔ ان اداروں کے امتحانات کے ہر پرچہ میں پاس ہونے کے لیے پچاس فیصد نمبرات حاصل کرنا ضروری ہے۔ یعنی تینوں امتحانات (سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ) کے ہر ایک مضمون میں کم از کم پچاس فیصد نمبرات ہونے ضروری ہیں۔ سالانہ امتحان میں تینوں امتحانات کے نمبرات کو ایک ساتھ جوڑ کر طلبہ کو نتائج دیے جاتے ہیں۔

سی

امتحانات کے سلسلہ میں کچھ مختصر بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

ایم

۱۔ سال اول میں سالانہ امتحان کے تین یا زائد پرچوں میں یا تینوں (سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ) امتحانات کے تمام پرچوں میں مجموعی طور پر ایک چوتھائی میں فیل ہونے والے کو ناکام شمار کیا جائے گا اور اس کا داخلہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

۲۔ سال دوم کے سالانہ امتحان میں چار یا چار سے زائد پرچوں میں یا دونوں سالوں کے تمام پرچوں کے ایک چوتھائی میں فیل ہونے کی صورت میں نہ تو ضمنی امتحان ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کی سند دی جائے گی۔

۳۔ سال دوم کے سالانہ امتحان میں تین پرچوں میں فیل ہونے کی صورت میں ضمنی امتحان کا موقع دیا جائے گا اور پاس ہونے کی صورت میں ہی طلبہ سرٹیفکیٹ کے مجاز ہوں گے۔

ایم

۴۔ دونوں سالوں کے کسی بھی امتحان (سہ ماہی/ششماہی/ سالانہ) کے تین یا تین سے زیادہ پرچوں میں فیل ہونے کی صورت میں، فیل طالب علم کے خلاف ادارہ کارروائی کر سکتا ہے اور داخلہ بھی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ ہر سال کے مجموعی گھنٹوں میں پچیس (۲۵) فیصد غیر حاضری کی صورت میں سالانہ امتحان میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی اور داخلہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

نوٹ: یاد رہے کہ ان اداروں میں کسی بھی ناکامی کی صورت میں نہ تو سال کا اعادہ ہوگا اور نہ ہی ترقی ہوگی۔

فریضہ تبلیغ اور اصلاح

ای

دین اسلام کی اشاعت ہر مسلمان خصوصا ایک عالم دین کا اہم فریضہ ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے پہلے خود اپنی اصلاح ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ مرکز المعارف اور اس سے منسلک اداروں میں تعلیم و تعلم کے علاوہ ذاتی و شخصی اصلاح و تربیت پر بھی پوری توجہ دی جاتی ہے۔ نماز با جماعت کا اہتمام اور تلاوت قرآن کا نظم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دونوں سالوں میں ہر طالب علم کے لیے تبلیغی جماعت میں سالانہ چلہ اور ماہانہ تین روز کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ سالانہ چلہ اور تین روزہ جماعت کا رخ اور وقت ادارہ کے ارکان جماعت کے ذمہ داران سے ملکر طے کرتے ہیں۔ ادارہ اپنی صوابدید اور سہولت کے مطابق طلبہ کو جماعت میں بھیجے گا اور بقدر سہولت جماعت میں جانے والے مستحق طلبہ کا مالی تعاون بھی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً دعوتی تربیتی کیمپ بھی لگائے جاتے ہیں جس میں تمام طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔

آر

چوبیس گھنٹے کے معمولات:

مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی اور اس سے منسلک اداروں میں فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے مورننگ اسمبلی ہوتی ہے جس میں ہر طالب علم کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ اسباق کے اوقات کے تین سیشن ہیں۔ پہلا سیشن صبح ۸:۳۰ سے لیکر ایک بجے تک اسباق کے لئے مخصوص ہے، دوسرا سیشن ڈھائی بجے سے عصر کی اذان تک چلتا ہے۔ جس میں اسباق کے علاوہ، کمپیوٹر کلاسس اور ٹٹوریل (جس میں طلبہ اساتذہ کی نگرانی میں ہوم ورک کرتے ہیں) ہوتا ہے۔ عصر سے مغرب تک چھٹی رہتی ہے۔ مغرب سے عشاء تک تیسرے سیشن میں بھی درس ہوتا ہے۔ بعد عشاء تا ساڑھے گیارہ بجے طلبہ ہوم ورک کرتے ہیں جس میں ان کا درسگاہ یا مطالعہ گاہ میں حاضر رہنا ضروری ہے۔

سی

خیال رہے کہ تعلیمی اوقات کے دوران کسی سے ملاقات، ٹیلی فون یا کسی بھی غیر تعلیمی امور کی قطعا اجازت نہ ہوگی۔

چھٹیاں:

سال میں صرف ایک بار پچیس شعبان سے دس شوال تک (ڈیڑھ مہینے کی چھٹی) ہوتی ہے۔ ہفتہ کی چھٹی جمعہ کو ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی چھٹی نہیں ہے۔

ایم

اہم اصول وضوابط

۱۔ مرکز المعارف اور اس سے منسلک سبھی ادارے مسلکِ اہل سنت والجماعت پر کاربند اور علمائے دیوبند کو عقائد وعمل میں اپنا رہنما مانتے ہیں۔

۲۔ کوئی طالب علم دوران تعلیم بلا عذر گھر نہیں جاسکتا۔ عذر کی صورت میں آفس سے پیشگی تحریری اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

۳۔ بغیر تحریری اجازت کے ادارہ سے باہر جانا جرم ہے اور اطلاع کے بغیر ایک ہفتہ تک ادارہ سے غیر حاضر ہونے کی صورت میں داخلہ منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

ایم

۴۔ بیماری کی صورت میں کسی مستند ڈاکٹر کے سرٹیفکٹ کے بعد ہی رخصت کی درخواست قابل اعتناء ہوگی۔

۵۔ تعلیمی اوقات میں طلبہ کو فون پر بلایا نہیں جائے گا اور نہ ہی ذاتی موبائل پر بات کرنے کی اجازت ہوگی۔

۶۔ ملاقاتیوں کی زیادہ آمد ورفت ممنوع ہے، خلاف ورزی کی صورت میں تنبیہ کے بعد عدم تعمیل کی صورت میں کارروائی کی جاسکتی ہے۔

۷۔ ادارہ طلبہ کے مہمانوں کے قیام وطعام کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ نیز تعلیمی اوقات میں ان کو طلبہ سے ملاقات کی اجازت نہ ہوگی۔

۸۔ تمام طلبہ کا ایک یونیفارم ہوگا جو سفید کرتہ، سفید پاجامہ اور سفید گول ٹوپی پر مشتمل ہوگا۔

۹۔ جو طالب علم خلافِ شرع وضع قطع اختیار کرے گا اسے پہلے زبانی طور پر پھر تحریری شکل میں تنبیہ کی جائے گی نیز عدم تعمیل کی صورت میں اسکا اخراج کردیا جائے گا۔

ای

۱۰۔ مرکز المعارف اور اس سے منسلک سبھی ادارے کی دفتری زبان انگریزی ہے البتہ مجبوری کی صورت میں شروع میں عربی بول سکتے ہیں۔

۱۱۔ کسی طالب علم کو ٹیوشن، امامت یا کسی دوسری سرگرمی میں شرکت کی مطلقا اجازت نہ ہوگی۔

۱۲۔ دوران تعلیم ادارہ سے پیشگی اطلاع اور اجازت کے بغیر نہ تو کوئی ادارہ قائم کرسکتے ہیں اور نہ ہی کسی ادارے کے ممبر بن سکتے ہیں۔

۱۳۔ ہر طالب علم پر اساتذہ وذمہ داران کا احترام لازم ہوگا۔

۱۴۔ وقتاً فوقتاً ناظم دارالاقامہ (وارڈن) کی جانب سے دی گئی ہدایات پر ہر طالب علم کو عمل کرنا لازم ہوگا۔

آر

۱۵۔ لڑائی، جھگڑا، گالی گلوج اور شور وغل سے بالکل اجتناب کرنا ہوگا۔

۱۶۔ ہفتہ واری چھٹی جمعہ کی فجر سے مغرب تک ہوگی، اس دوران دور جانے کی صورت میں تحریری اجازت لینا ہوگا اور مغرب کے فورا بعد ادارہ میں حاضر ہونا ضروری ہوگا۔

۱۷۔ سال اول میں طلبہ کیلئے کمپیوٹر استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۸۔ دوسالہ تعلیمی کورس کی تکمیل کے بعد کامیابی کی صورت میں ہی کوئی طالب علم سرٹیفکیٹ کا مجاز ہوگا۔

۱۹۔ کورس کی تکمیل کے بعد کسی کو ملازمت فراہم کرنے کی ذمہ داری ادارہ پر نہ ہوگی البتہ جن طلبہ کو ادارہ اپنی صواب دید پر منتخب یا مبعوث کرنا چاہے گا ان سے انفرادی طور پر بات کی جائے گی۔

سی

۲۰۔ مرکز المعارف اور اس سے منسلک سبھی ادارے دستورِ ہند پر یقین رکھتے ہیں؛ اس لیے کسی بھی طالب علم کے خلاف قانون اور سماج مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کو قطعا برداشت نہیں کیا جائے گا۔ خلاف ورزی کی صورت میں ادارہ کو سخت قانونی کاروائی کا اختیار ہوگا۔

۲۱۔ پاسپورٹ یا کسی سرکاری یا غیر سرکاری دستاویز میں ادارہ کا پتہ استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی البتہ ناگزیر حالات میں پیشگی تحریری اجازت لینا ضروری ہوگا۔

۲۲۔ داخلہ ہونے کی صورت میں داخلہ فارم کے ساتھ کوئی ایک تصدیق نامہ مثلاً عالمیت یا فضیلت کی سند، راشن کارڈ، آدھار کارڈ، الیکشن آئی کارڈ، پاسپورٹ، برتھ سرٹیفکیٹ، ڈراؤنگ لائیسنس وغیرہ کی اصل کاپی منسلک کرنا ضروری ہوگا۔

ایم

۲۳۔ مرکز المعارف اوراس سے منسلک اداروں میں ملٹی میڈیا موبائل فونز (کیمرہ، انٹرنیٹ، انڈرائیڈ اور دیگر اپلی کیشنز والے موبائل)، لیپ ٹاپ یا ٹیبلیٹ وغیرہ کے استعمال کی قطعی اجازت نہ ہوگی، خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑے جانے کی صورت میں طالب علم کا اخراج ہوسکتا ہے اور پھر کسی قسم کی کوئی معذرت قبول نہیں کی جائیگی۔ سادا غیر تصویری موبائل رکھنے کی اجازت ہے، لیکن کسی بھی اجتماعی عمل کے اوقات (تعلیم، مطالعہ، کھانا، سونا اور پروگرام وغیرہ) میں اسکا استعمال بھی ممنوع ہے۔

نوٹ: سال دوم کے طلبہ کے موبائل یا انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کے بارے میں بوقت ضرورت انتظامیہ ہدایات جاری کریگا۔

ایم

۲۴۔ ادارے کے ذمہ داروں کو ادارے اور طلبا کے مفاد میں کسی بھی وقت کوئی بھی فیصلہ لینے کا کلی اختیار ہے، اس پر طلباء کسی بھی طرح سے اور کسی بھی درجے میں ردعمل کے مجاز نہ ہونگے۔ خلاف ورزی کی صورت میں بلا کسی وضاحت کے اخراج بھی کیا جاسکتا ہے جس پر طالب علم کو کسی بھی قسم کی سفارش یا قانونی چارہ جوئی کا اختیار نہ ہوگا۔

سہولیات برائے طلبہ

ای

۱۔ قیام وطعام اور تعلیم وتعلم کے حوالے سے حتی المقدور، جملہ سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ نصاب کی کتابیں، ضروری کاغذات کا زیراکس، نوٹ بکس اور قلم وغیرہ کا نظم طالبِ علم کے ذمہ ہوگا۔

۲۔ قیام کے لیے ادارہ کمرہ، بیڈ، گدا اور تکیہ فراہم کرے گا۔ بیڈشیٹ اور تکیہ غلاف کا انتظام طالب علم کو خود کرنا ہوگا۔

۳۔ طعام میں ناشتہ، چائے، دوپہر اور شام کا کھانا مہیا کیا جائیگا۔

۴۔ طلبہ کی تقریری صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لیے آڈیو اور ویڈیو پروگرام بھی کئے جائیں گے۔

۵۔ انگریزی زبان سے مناسب واقفیت کے بعد، طلبہ انگریزی زبان میں ہفتہ واری پروگرام کریں گے، مائک اور متعلقہ ضروریات کی فراہمی من جانب ادارہ ہوگی۔

آر

۶۔ گاہے بہ گاہے طلبہ کے لیے مختلف موضوعات، مثلاً سائنس، جغرافیہ، ریاضی، معاشیات، سماجیات وغیرہ فنون کے ماہرین کی خدمات فراہم کرائی جائیں گی۔

۷۔ تعلیمی کانفرنس، تہذیبی وثقافتی پروگرامز اور تربیتی کیمپ وغیرہ میں طلبہ ذمہ داران کی اجازت سے شریک ہوسکیں گے۔ شرکت کے بعد طلبہ کو پروگرام کی تحریری رپورٹ بھی پیش کرنی ہوگی۔

۸۔ مرکز المعارف اوراس سے منسلک سبھی ادارے اس کورس کے لئے طلبہ سے کوئی فیس نہیں لیں گے۔ ان شاءاللہ

مرکز المعارف کے اربابِ حل وعقد اور اس سے منسلک ادارے کو بوقت ضرورت مذکورہ نکات میں اپنی صواب دید کے مطابق بلا کسی پیشگی اطلاع کے ترمیم وتنسیخ کا اختیار ہوگا۔

سی

طریقۂ امتحان برائے داخلہ

'ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر' کورس میں داخلہ کے لیے مقابلہ جاتی امتحان ہوتا ہے۔ امتحان کے کل سو نمبرات (۵۰ تحریری اور ۵۰ تقریری) ہوتے ہیں۔

تحریری امتحان میں ۲۰ سے ۲۵ سوالات پر مشتمل ایک پرچہ ہوتا ہے جس کی مدت دو گھنٹے ہوتی ہے۔اس پرچہ کے سوالات مختلف فنون جیسے قرآن وتفسیر، حدیث، فقہ، عربی زبان، عربی اور اردو مضمون نگاری اور معلوماتِ عامہ وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

تقریری امتحان پانچ حصوں میں ہوتا ہے جو اس طرح ہیں:

۱۔عربی زبان وادب ۲۔قرآن وحدیث ۳۔فقہ ۴۔معلوماتِ عامہ ۵۔انٹرویو اور وضع قطع

نوٹ: یاد رہے کہ 'ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر' کے لیے صرف امتحان داخلہ میں طالب علم کا مجموعی طور پر پاس ہونا ہی کافی نہیں بلکہ کورس کی محدود سیٹوں کے لیے کامیاب طلبہ کے درمیان تقابل کے بعد ہی انتخاب عمل میں آتا ہے۔

اس کورس کے 'امتحان داخلہ' میں وہی طلبہ شرکت کے مجاز ہیں جو کسی معتبر مدرسہ یا جامعہ سے فارغ التحصیل ہوں یا سالِ رواں عالمیت/فضیلت (بخاری، مسلم و دیگر کتب صحاح ستہ) کے امتحان میں شرکت کرنے والے ہوں۔امتحان داخلہ میں سوالات انہیں مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں جو درسِ نظامی کے عام مدارس اور جامعات کے عالمیت/فضیلت کورس میں پڑھائے جاتے ہیں۔

دو امتحانات ہوں گے پہلے تحریری اور پھر تقریری۔داخلہ کیلئے دونوں امتحانات میں کامیاب ہونا لازم ہے۔داخلہ امتحان 10/رجب سے 20/رجب کے درمیان ہوتا ہے۔داخلے کے تعلق سے تفصیلات www.deoband.net اور www.mmerconline.com ویب سائٹس پر بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

اس کورس کے لیے منتخب طلبہ کے علاوہ ایک فہرست (ویٹنگ لسٹ) ان طلبہ کی ہوگی جن کو منتخب طلبہ کی عدم حاضری کی صورت میں موقع دیا جائے گا۔واضح رہے کہ اس کورس میں داخلہ کی بنیاد صرف ذاتی صلاحیت ہے اس میں کسی بھی قسم کی کوئی سفارش کا بالکل دخل نہیں ہے، نیز ان طلبہ کو جن کا نام ویٹنگ لسٹ میں آتا ہے سیٹ خالی ہونے کی صورت میں منتظمین خود فون پر اطلاع دیں گے۔براہ کرم کسی قسم کی پیشگی اطلاع کے بغیر طلبہ کسی بھی ادارہ میں آنے کی زحمت نہ کریں۔

ذیل کے عہدناموں کا استعمال داخلہ ہوجانے کے بعد ہی ہوگا۔

(۱) عہدنامہ طالب علم

میں نے دستورالعمل کا از خود بغور مطالعہ کرلیا، اس کے ہر شق کو اچھی طرح سمجھ بھی لیا اور میں اس کے تمام اصول وضوابط سے من وعن اتفاق کرتا ہوں۔اب میں عہد کرتا ہوں کہ ان تمام اصولوں کی پوری پابندی کروں گا۔خلاف ورزی کی صورت میں انتظامیہ کو کاروائی کا کلی اختیار ہوگا۔

نام طالب علم: ..... ولدیت: .....

مکمل پتہ: ....

دستخط: ..... تاریخ: .....

برائے آفس استعمال

دستخط ڈائرکٹر: ..... مہر آفس: ..... تاریخ: .....

ایم

(۲) حلف نامہ والدین/سرپرست

(نوٹ: سو روپے کے اسٹامپ پیپر پر والد/سرپرست کی جانب سے مندرجہ ذیل انگریزی حلف نامہ (AFFIDAVIT) کی عبارت ٹائپ کروا کر ناٹری (Notary) کیا ہوا اصل کاپی اور دیگر دستاویز داخلہ فارم کے ساتھ جمع کرانا لازمی ہوگا۔ اس کے بغیر داخلہ کی کارروائی مکمل نہیں ہوگی۔ طلباء کرام اپنے اپنے اداروں میں آنے سے قبل یہ کام کرلیں۔)

ایم

حلف نامہ

میں.....عمر.....پیشہ.....رہائش.....طالب علم.....

کے والد/سرپرست نے مرکز المعارف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، ممبئی اور اس کے ملحقہ اداروں کے تمام اصول وضوابط کو بغور پڑھ/سن اور سمجھ لیا ہے۔ میں ادارہ کے محترم ذمہ داران کو یقین دلاتا ہوں کہ داخلہ فارم میں دی گئی تفصیلات درست ہیں اور میرا بیٹا/ ماتحت، ادارہ کے قوانین وضوابط کی مکمل پابندی کرے گا۔ دوسالہ کورس کے دوران جو بھی ہدایات، نئے ضابطے اور اصول ارباب ادارہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً نافذ کئے جائیں گے وہ بلا پس وپیش قابلِ قبول ہوں گے۔ میں اس بات کی بھی وضاحت کرتا ہوں کہ ادارہ کی جانب سے مفوضہ چھٹی کے علاوہ اضافی چھٹی کے لئے انتظامیہ سے اصرار نہیں کرونگا۔ میں اپنے بیٹے/ ماتحت کی جانب سے ماضی میں اس کے کسی بھی ملک مخالف عمل یا تحریک میں ملوث نہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ نیز مستقبل میں اس کی جانب سے اچھے اخلاق اور قانون کی پاسداری کی بھی یقین دہانی کراتا ہوں اور کسی بھی قسم کے ذاتی یا ادارہ کے نقصان کی صورت میں، میں ہی اس کا ذمہ دار ہونگا۔ میں اپنی مرضی سے اس کاغذ کی قانونی حیثیت کو سمجھ کر اپنا دستخط ثبت کر رہا ہوں۔

ای

نام والد/ والدہ/سرپرست:..... دستخط:.....

تاریخ:..... موبائل:.....

AFFIDAVIT of Declaration from Parents/Guardian

آر

I, Mr./ Mrs. Maul. ..... Age..... Occupation..... a resident of..... Police Station..... Dist..... State.....Country..... PIN..... the father/mother/guardian of student..... affirm and state that I have read/listened and understood prospectus of Markazul Ma'arif Education and Research Centre, Mumbai and its affiliated institutions in India. I assure the authority of this institution that all the information furnished in the admission form is correct to the best of my knowledge and I also assure that my son/ward will abide by all the rules and regulations mentioned in the prospectus without fail. And that my son/ ward will follow without reluctance all instructions and new rules, enforced by the authority, during the two year academic period. I also confirm that I will not compel the management for additional leave under any circumstances beyond the stipulated leave normally allowed to the students.

سی

I on behalf of my son/ ward solemnly affirm that in the past he has never been indulged in any kind of anti-national activity or movement. And that I also assure that in future he will behave well and abide by the law. I myself will fully be responsible for any misdeed, damage to himself or to the institution, or crime committed by him. And I willfully put my signature below knowing complete legal consequence of the matter if or when required.

Full Name..... Signature ..... Date ..... Mob .....